

## 176030-بچوں کی پرورش میں مشکلات سن کر شادی سے کتراتا ہے۔

### سوال

میر امبلے شادی کے متعلق ہے، میری عمر اس وقت 29 سال ہے اور ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی؛ حالانکہ میری ملزمت بھی ہے اور میں شادی کرنے کی اہمیت بھی رکھتا ہوں، لیکن شیخ صاحب اجنب میں شادی کے مسائل سنتا ہوں، بچوں کی تربیت کے حوالے سے سننے میں آتا ہے کہ بہت مشکل ہے، جس وقت میں بچوں کی جانب سے والدین کی نافرمانی کے واقعات سنتا اور پڑھتا ہوں تو شادی کے فیصلے سے پہچھے بٹنے لگتا ہوں۔

واضح رہے کہ میں ان شاء اللہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں، مجھے یہ بات اپنے والدین کی میرے بارے میں دعا سے معلوم ہوئی، میرے والدین میرے متعلق کہتے ہیں کہ الحمد للہ وہ مجھ سے راضی ہیں، میرے والد کا کہنا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تم جیسا بیٹا عطا کیا ہے۔

میرے والدین چاہتے ہیں کہ میں شادی کرو، لیکن جس وقت میں شادی کا ارادہ کرتا ہوں تو شدید قسم کے خوف سے دوچار ہو جاتا ہوں، شادی کے بغیر میں اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہوں لیکن جب میں اپنے والدین کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ میری خوشیاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس دنیا سے میں بالکل بے رغبت ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ نمازیں کس طرح اول وقت پر ادا کروں، اور اپنے والدین کے ساتھ کس طرح حسن سلوک سے پیش آؤں۔

### پسندیدہ جواب

چچھ لوگوں کو شیطان اس طرح سے گمراہ کرتا ہے کہ ان کے دل میں غلط کاری میں ملوث ہونے کے خوف سے حق بات سے دور رہنے کا خیال ڈال دیتا ہے، پھر وہ کسی بھی اچھے کام سے صرف اس لیے بے رغبت رہتا ہے کہ کہیں برسے کام میں ملوث نہ ہو جائے، کسی بھی بھلائی کے معاملے سے صرف اس لیے دور رہتا ہے کہ اسے برائی کے ارتکاب کا خدشہ ہے۔ حالانکہ یہ دوسوں کی ایسی نوعیت ہے جن کی بنابر انسان ساکلین کے درجات میں بندیاں حاصل کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے صرف اس دعوے کی بنیاد پر کہ اس راہ کے رابی کثرت سے تباہ ہوتے ہیں!

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی ذات پر توکل کرنے کا حکم دیا ہے، اور عمل کرتے ہوئے پوری جدوجہد کے ساتھ آگے بڑھنے کی رہنمائی فرمائی ہے، دوسری طرف اللہ تعالیٰ سجنانہ و تعالیٰ ہماری کاوشوں کو قبولیت سے نوازتا ہے اور ہماری کوتاہیاں مٹا دیتا ہے۔

اس لیے آپ کے لیے نصیحت ہے کہ بچوں کی تربیت میں ناکام ہونے والے لوگوں کی طرف مت دیکھیں مبادا آپ ان سے مرعوب ہو کر اس منفی تصور سے باہر ہی نہ آسکیں! تاہم آپ ثابت سوچ کے ساتھ مطمئن ہو کر زندگی گزاریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفاؤل اور نیک شکون پسند تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں اچھی خبر سننے پر خوشی کا اغماہ کرتے تھے، پھر چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز زندگی کامل اور بہترین ہے، آپ نے عورتوں سے شادیاں بھی کیں، اولاد بھی پیدا ہوئی، آپ کو بیویوں اور بچوں کی تربیت کے حوالے سے مشکلات بھی پیش آئیں، تو شادی سے انکار کی بجائے شادی کرنا اور بچوں کی تربیت انسان کے لیے بہترین اور زیادہ ثواب کا باعث ہے، لہذا آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی سے تصادم کی راہ مت اختیار کریں۔

آپ کو یہ چاہیے کہ اچھی تربیت کے لیے بھرپور کوشش کریں، تربیت کے اسالیب سے متعلق زیادہ سے زیادہ پڑھیں، تاکہ آپ کو اپنے ہدف کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بصیرت حاصل ہو، کیونکہ اگر آپ نیک صاحب خاندان اور نسل کی تاسیس میں کامیاب ہو گئے جو کہ نبوی اخلاق سے آرستہ و پیر استہ ہو تو یہ آپ کی بہت بڑی کامیابی ہوگی، آپ صدقہ جاریہ کے

مالک بن جائیں گے جس کا آپ کو آپ کی وفات کے بعد بھی فائدہ ہو گا۔

جیسے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : "ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں وہ مانگ رہی تھی، اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی کھجور اسے دے دی۔ اس نے وہ ایک کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی، پھر جب وہ چلی گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس خاتون کا تذکرہ کیا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں بیٹلا ہوا اس کے لیے یہ بیٹیاں آگ کے سامنے پرده بن جائیں گی)" اس حدیث کو محدثی : (1418) اور مسلم : (2629) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان پر صبر کرے، حسب استطاعت انہیں کھلانے پلائے اور پہنائے، تو قیامت کے دن وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم کے سامنے رکاوٹ بن جائیں گی) اس حدیث کو امام ابن ماجہ : (3669) نے روایت کیا ہے اور ابادی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

عرaci رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بیچیوں کے ساتھ اچھا سلوک یہ ہے کہ ان کی حفاظت کرے، ان کی نان و لفظ اور بیاس و غیرہ کی شکل میں ان کی ضروریات پوری کرے، ان کی بہتری کے لیے خوب غورو ففر کرے، بنیادی اور ضروری تعلیم دلوائے، غیر اخلاقی اور نہ مناسب چیزوں سے انہیں روکے اور ڈانٹے، یہ تمام امور اچھے سلوک میں شامل ہیں، چاہے ڈانٹ کے ساتھ مارنے کی ضرورت بھی پڑے تو بھی یہ اچھا سلوک ہے۔ تاہم انسان کو چاہیے کہ اس بارے میں اپنی نیت صاف اور خالص رکھے، ان کی تربیت کرتے ہوئے رضاۓ الہی کو اپنا مطمئن نظر بنائے؛ کیونکہ تمام اعمال کی بنیاد اور دار و مدار نیتوں پر ہے۔ اچھے سلوک کی تکمیل میں یہ بھی شامل ہے کہ بیچیوں کی وجہ سے بھی بھی بھی بیٹگ نہ ہو، نہ پریشانی اٹھائے، نہ بھی انہیں اپنے اپر بوجھ سمجھے؛ کیونکہ اس سے اچھے سلوک میں کمی آتے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : (یہ بیٹیاں آگ کے سامنے پرده بن جائیں گی) کا مطلب یہ ہے کہ بیٹیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے دور فرمادے گا، اور اسے جہنم میں داخل ہونے سے بچا دے گا۔ اور اس بات میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ جو جہنم میں نہیں گیا تو وہ جنت میں جائے گا؛ کیونکہ ان دونوں کے علاوہ کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے ہی نہیں، اس کی دلیل ہماری بیان کردہ صحیح مسلم کی وہ روایت ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بیٹیوں کی وجہ سے باپ کے لیے جنت واجب کر دے گا۔

بیٹیوں کو حدیث میں اس لیے خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ بیٹیاں صفت نازک ہوتی ہیں، ان میں کدو کاوش کی صلاحیت کم ہوتی ہے، نیز صفت نازک تن تہنا کچھ نہیں کر سکتیں، انہیں ہمیشہ بیرونی تھنڈی کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح ان کو لوگ بوجھ سمجھتے ہیں، بہت سے لوگ بیٹیوں کو اچھا بھی نہیں جانتے، جبکہ بیٹیوں کے بارے میں ایسا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ بیٹی بالکل دوسری سمت میں ہوتے ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ بیٹیوں کا ذکر مخصوص واقعہ کی وجہ سے آگیا ہوا اور اس واقعے میں بیٹیوں کی نفعی مقصود نہ ہو، اس طرح بیٹی بھی اسی اہمیت اور فضیلت کے حامل ہوں "ختم شد " طرح التشریف " (7/67)

مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (82968) اور (146150) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم